

[1996] سپریم کورٹ ریوٹس 6.S.C.R

ازعدالت عظمیٰ

اسٹیٹ آف تمل ناڈو

بنام

سری سری نواسا سیلز سرکولیشن

4 اکتوبر 1996

[ایس۔ پی۔ بھروچا اور فیضان اددین، جسٹسز]

تمل ناڈو جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1959 دفعہ 3(1)

سیلز ٹیکس - اے وائی 1967-68 - فروخت - ایک مضمحل معاہدے کے تحت - ٹیکس کی ذمہ داری - ٹیکس دہندہ نے ایک اسکیم شروع کی جس کے تحت 5 روپے کے کوپن کے خریدار کو 15 روپے میں مزید 3 کوپن ملے - خریدار نے بدلے میں یہ کوپن تین افراد کو فروخت کر دیے اور رقم برقرار رکھی - اس کے بعد، ٹیکس دہندہ نے مزید فروخت کے لیے مذکورہ تین افراد کو 15 روپے میں 3 کوپن دیے - مذکورہ تین افراد کی طرف سے ادائیگی پر، اصل خریدار آرڈر فارم میں اس کی طرف سے مذکور اپنی پسند کی چیز وصول کرنے کا حقدار بن گیا - منعقد: اس طرح کا لین دین ایک مضمحل معاہدے کے تحت فروخت ہے اور سیلز ٹیکس - سیلز آف گڈز ایکٹ، 1930 کے تابع ہے -

جواب دہندگان کا جائزہ لینے والے نے ایک اسکیم شروع کی جس کے تحت جواب دہندہ کا کوپن 5 روپے کی ادائیگی پر ایک صارف کو فروخت کیا گیا - اس کے بعد، اے کو 16 روپے کے تین کوپن ملے، جنہیں اس نے تین افراد کو 5-5 روپے میں فروخت کیا اور اس طرح موصول ہونے والی رقم کو خود استعمال کیا - جب ان تین افراد میں سے ہر ایک نے جن کو کوپن اے کے ذریعے فروخت کیے گئے تھے، اپنے کوپن مزید دوسروں کو فروخت کر دیے، یعنی بی، سی اور ڈی، تو ایک چکر مکمل ہو گیا اور گا ہک اے کو جواب دہندہ سے اپنی پسند کا مضمحل موصول ہوا جس کا اس نے کوپن میں ذکر کیا تھا - اس عمل میں مدعا علیہ نے گا ہک اے کو ایک خط بھیجا جس میں اسے مشورہ دیا گیا کہ وہ تین آرڈر فارم تین اراکین کو بیچ دے اور وہ رقم خود لے لے - صرف یہی نہیں، ٹیکس دہندہ نے کسٹمر اے کو ایک طباعت شدہ شکل میں ایک خط بھی لکھا جس میں اس کا شکریہ ادا کیا گیا اور کہا گیا کہ انہیں تین اصل آرڈر فارم موصول ہوئے ہیں اور خط میں مزید کہا گیا ہے کہ جیسے ہی V.P.Ls کو 16 روپے (3 کوپن کی قیمت کے طور پر 15 روپے اور پوسٹل چارجز کے طور پر 1 روپے) ادا کر کے کلیئر کر دیا گیا، وہ اسے رجسٹرڈ پارسل کے ذریعے مطلوبہ سامان بھیجے گا - اس کے بعد، مدعا علیہ نے بالآخر اپنی پسند کا مضمحل گا ہک اے کو ایک کوریٹر کے ساتھ بھیج دیا جس میں اسے مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ بیان کردہ رقم ادا کر کے مضمحل وصول کرے -

اسنگ آفیسر کا خیال تھا کہ اسکیم میں حصہ لینے والے ہر فرد کو اشیا کی فروخت ہوتی ہے اور اس سمنٹ سال 1967-68 کے لیے اس

طرح کے کاروبار پر تمل ناڈوجنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1959 کی دفعہ 3(1) کے تحت ٹیکس عائد کیا جاسکتا ہے۔ تشخیص افسر کے حکم کو اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے ساتھ ساتھ سیلز ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے بھی برقرار رکھا۔ مدعا علیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی دائر کی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اسکیم میں شامل لین دین فروخت نہیں تھے اور اس لیے مدعا علیہ ٹیکس دہندہ سیلز ٹیکس کا ذمہ دار نہیں تھا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ ریاست کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ اسکیم میں شامل لین دین سیلز تھے جیسا کہ سیلز آف گڈز ایکٹ 1930 کے سیکشن 4 میں بیان کیا گیا ہے اور اس لیے ایکٹ کے تحت سیلز ٹیکس کا ذمہ دار ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1: امان کی فروخت کے قانون، 1930 کے تحت، یہ قائم کرنا ضروری ہے کہ فریقین کے درمیان سامان پر ملکیت کی منتقلی کے لیے ایک معاہدہ ہے اور اس طرح کے قرارداد کی حمایت رقم پر غور کے ذریعے کی جانی چاہیے اور لین دین کے نتیجے میں سامان، چیز یا جائیداد کو اصل میں خریدار کے پاس منتقل ہونا چاہیے۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت "فروخت" کے بیان محاورہ کو سامان کی فروخت ایکٹ، 1930 کے تحت "سامان کی فروخت" کی تعریف کے حوالے سے سمجھنا ہوگا۔ لیکن اگر سامان کا ٹائٹل فریقین کے درمیان کسی معاہدے کے بغیر گزرتا ہے، تو ظاہر یا مضمحل، کوئی فروخت نہیں ہے۔ اسی طرح، اگر منتقلی پر غور پیسہ نہیں ہے، بلکہ کچھ اور قیمتی غور ہے، تو یہ تبادلے یا تبادلہ کے مترادف ہو سکتا ہے لیکن ٹیکس کے مقاصد کے لیے قانون کے سخت معنوں میں فروخت نہیں ہے۔ [A-B-192:H-191]

2. اس معاملے کے حقائق سے یہ واضح ہے کہ کسی مخصوص شکل میں شے کی فروخت اور خریداری کے لیے کوئی باضابطہ معاہدہ نہیں ہو سکتا، لیکن اس طرح کے معاہدے کو فریقین کے درمیان خط و کتابت اور بات چیت سے بیان کیا جاسکتا ہے۔ موجودہ صورت میں فریقین کے درمیان ایک مضمحل معاہدہ اس وقت لکھا جاتا ہے جب کمپنی ادائیگی کے خلاف کوپن (زبانیں) پیش کرتی ہے اور پسند کا مضمون بالآخر گاہک کو بھیج دیا جاتا ہے۔ اس طرح پیشکش اور قبولیت ہوتی ہے۔ اگر پوری اسکیم کے مندرجات پر باریکی سے غور کیا جائے تو یہ کافی حد تک فروخت کے مترادف ہے۔ فروخت کی تمام خصوصیات، خصوصیات اور تقاضے لین دین میں موجود ہوتے ہیں۔ درحقیقت ٹرانزیکشن کو کمپنی نے اپنے سامان کی فروخت کے لیے ایک سرکٹ طریقہ اپنا کر اس طرح ڈیزائن اور تیار کیا ہے جو کہ فروخت کے سوا کچھ نہیں ہے اور یہ تمل ناڈوجنرل سیلز ٹیکس ایکٹ 1959 کے تحت تشخیص کے لیے ذمہ دار ہے۔ اس نظریے کو اس حقیقت سے مزید تقویت ملتی ہے کہ متعلقہ تشخیصی سال کے دوران مدعا علیہ کمپنی نے اپنے مختلف گاہکوں کو 1,36,665.00 روپے، کی قیمت کی اسکیم کے تحت مضامین بھیجے جنہیں مدعا علیہ کمپنی نے 1,03,709.25، کی رقم میں خریدا تھا اور اس طرح اس نے 32,955.75 روپے، کا منافع کمایا۔

[A-B-193:F-H-192]

سری سرینواسا سیلز سرکولیشن بنام ریاست تامل ناڈو، (1976) 38 ایس ٹی سی 359 (میڈ)، الٹا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1978 2348 وغیرہ۔

1993 کے ٹی سی نمبر 151 میں مدراس عدالت عالیہ کے 3.3.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

بنام کرشنا مورتی اور اے ماریا پوتھم اپیل کنندہ کے لیے

جواب دہندگان کے لیے آرموہن، آرنیڈ مارن، وی جی پرگسم، آراے پیروبل، کے آچودھری اور آر کے شرما

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

فیضان اددین، جسٹس۔ اجازت دی گئی۔

چونکہ ان اپیلوں اور خصوصی اجازت کی درخواستوں میں ہمارے غور کے لیے قانون اور حقائق کے مشترکہ سوالات پیدا ہوتے ہیں، اس لیے انہیں ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا جا رہا ہے۔

اپیل اور خصوصی اجازت کی درخواستیں مدراس عدالت عالیہ کی طرف سے تمل ناڈو جنرل سلیز ٹیکس ایکٹ 1959 (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا گیا ہے) کی دفعہ 38 کے تحت مدعا علیہ کی طرف سے پیش کردہ نظر ثانی میں اس میں شامل کچھ لین دین سے متعلق ایک حکم سے پیدا ہوتی ہیں جن پر فروخت کے طور پر ٹیکس لگانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

چونکہ ہمیں ٹیکس کی ذمہ داری کا تعین کرنے کے لیے لین دین کی نوعیت کا فیصلہ کرنا ہے جو کہ ان تمام اپیلوں اور خصوصی اجازت کی درخواستوں کے لیے مشترکہ سوال ہے، اس لیے ہم دیوانی اپیل نمبر 2348 / 78 سے سامنے آنے والے حقائق بیان کریں گے۔

مدعا علیہ تشخیص کار نے طباعت شدہ پمفلٹ میں تفصیل کے مطابق ایک اسکیم جاری کی، جس کا متن مندرجہ ذیل ہے:۔

"براہ کرم پانچ روپے ادا کر کے اپنے دوست سے یا کمپنی سے ہماری کمپنی کا کوپن حاصل کریں۔ براہ کرم اپنا پتہ اور اپنی ضرورت کے کسی بھی ایک مضمون کو نشان زد کریں اور اسے کمپنی کو واپس بھیج دیں۔

آپ کا کوپن موصول ہونے کے بعد ہم اسے رجسٹر کریں گے اور وی پی ایل کے ذریعے 15 روپے کے علاوہ وی پی ایل چارجز کے لیے تین کوپن بھیجیں گے۔ اب آپ کو تین افراد کو 5 روپے کے کوپن دینے ہیں اور اپنے لیے رقم لے کر ان سے اپنے نام اور پورے پتے کے ساتھ کوپن بھرنے اور ہمیں بھیجنے کو کہنا ہے۔

ہم آپ کے تینوں فریقوں میں سے ہر ایک کو 15 روپے کے تین کوپن اور وی پی ایل کے ذریعے پوسٹل چارجز بھیجیں گے۔ جیسے ہی متعلقہ فریق وی پی ایل کو کلیئر کریں گے، آپ کو ہم سے وہ مضمون موصول ہوگا جس کا آپ نے اپنے کوپن میں ذکر کیا ہے۔"

مزید برآں، مذکورہ اسکیم کی شرائط و ضوابط کی شق 5 اور 6، جو ہمارے مقاصد کے لیے بھی متعلقہ ہیں، ذیل میں دوبارہ پیش کی گئی ہیں:۔

"5. کوئی بھی شخص جو 45 روپے میں ایم او یا بینک ڈرافٹ بھیجتا ہے اور اس کے ساتھ مناسب طریقے سے بھرا ہوا کوپن بھیجے گا، اسے (9) کوپن کے تین سیٹوں کے ساتھ کوپن میں مذکور مضمون ملے گا۔

6. کوپن کو ان کی وصولی کے تین ماہ کے اندر صحیح طریقے سے بھرا ہوا واپس کیا جانا چاہیے۔ تین ماہ کے بعد موصول ہونے والے کوپن پر توجہ نہیں دی جائے گی۔

اسکیم پر مشتمل مذکورہ پمفلٹ میں مزید 20 مضامین کا ذکر کیا گیا ہے، جن میں سے ایک کوپن میں وہ شخص یا فریق نشان زد کر سکتا ہے جو 5 روپے ادا کر کے کوپن خریدتا ہے۔ اسکیم میں مذکور کوپن ایک پرنٹ شدہ آرڈر فارم ہے جو مندرجہ ذیل ہے:۔

" آرڈر فارم "

ضابطہ نمبر

نمبر 17435 ڈی

سری سری نو اساسیلز سرکولیشن

(ریج)

نمبر 11، گاندھی اسٹریٹ،

ویللی واکم،

مدراں -49-

ے

.....

پیارے صاحب،

جیسا کہ آپ کے مضامین کی فہرست نمبر۔۔۔۔ میں ذکر کیا گیا ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم مجھے بھیجیں۔۔۔۔۔ براہ کرم میرے ذریعے بھیجے گئے روپے 16-00 کی رقم کے لیے وی پی ایل کے ذریعے اپنے کوپن بھیجیں۔

جگہ:

آپ کے وفادار، دستخط

تاریخ:

کنواسر کے دستخط"

اس طرح کمپنی کو 5 روپے کی رقم کی ادائیگی پر متعلقہ فرد کو ایک کوپن بھیجا جاتا ہے، اور ہم سہولت کی خاطر اس فرد کو اے کے طور پر فرض کرتے ہیں۔ پھر اے سے خالی جگہوں پر مضمون کے نمبر اور نام کا ذکر کرتے ہوئے مناسب طریقے سے بھری ہوئی کمپنی کو واپس بھیجتا ہے۔ مذکورہ کوپن/ آرڈر فارم کی وصولی پر، تین آرڈر فارم اے کو، وی پی ایل کے ذریعے 16 روپے میں بھیجے جاتے ہیں اور جب مذکورہ وی پی ایل کو اے کے ذریعے کلیمز کیا جاتا ہے، تو اسے کمپنی کی طرف سے ایک اور خط موصول ہوتا ہے جس میں 15 روپے کی رسید کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ مذکورہ خط اس طرح ہے:-

"ہمیں یہ جان کر خوشی ہو رہی ہے کہ آپ نے وی پی ایل نمبر کو 16 روپے ادا کر کے صاف کر دیا ہے۔ اس کے لیے آپ کا بہت بہت شکریہ۔"

آپ براہ کرم تین ممبروں کو تین آرڈر فارم نیچیں اور وہ رقم لے لیں۔ تینوں فارم (بلاک خطوط میں) پُر کریں اور ہمیں ریج پوسٹ کے ذریعے بھیجیں۔ ہم تین ممبران میں سے ہر ایک کو بھیجیں گے جن میں ہر V.P.L.s میں تین آرڈر فارم ہوں گے۔ 16 روپے کے لیے۔ اگر یہ سب V.P.Ls کو کلیمز کر دیتے ہیں، ہر ایک کو 16 روپے ادا کرتے ہوئے، ہم آپ کو مطلوبہ آرٹیکل آئٹم نمبر رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعے بھیجیں گے۔"

تین آرڈر فارم/ کوپن موصول ہونے کے بعد، اے ان میں سے ہر ایک سے 5 روپے جمع کرنے کے بعد انہیں بی، سی اور ڈی کو پہنچاتا ہے جو رقم خود اے کے ذریعے مختص کی جاتی ہے۔ پھر، بی، سی اینڈ ڈی بدلے میں یا تو خود کوپن کمپنی کو بھیج دیں گے یا خالی جگہوں کو پُر کرنے اور مضمون کا نام اور تفصیل کا ذکر کرنے کے بعد اے کے بذریعے بھیجیں گے جو ان کے لیے ضروری ہے۔ ان تین کوپن/ آرڈر فارموں کی وصولی پر، جیسا کہ بی، سی اینڈ ڈی سے کہا گیا ہے، کمپنی وی پی ایل کے تحت بی، سی اور ڈی کو 16 روپے میں تین کوپن کے تین سیٹ بھیجتی ہے اور اس حقیقت کے بارے میں اے کو بھی طباعت شدہ شکل میں مطلع کرتی ہے جس میں لکھا ہے:-

"ہمیں آپ کے تین اصل آرڈر فارم اور تاریخ کا خط موصول ہوا ہے... اور اس کے لیے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آج ہماری فرم کے قواعد کے مطابق ہم نے 3 V.P.Ls بھیجے ہیں جن میں ہر V.P.L میں 3 آرڈر فارم ہیں، روپے میں 16 ہر ایک کو جیسا کہ اس آرڈر کے فارم میں بتایا گیا ہے جیسے ہی وہ 16 روپے ادا کر کے آپ کو مطلوبہ آرٹیکل نمبر بھیجیں گے۔ براہ کرم ہر ایک کو 16 روپے ادا کر کے V.P.Ls کو صاف کرنے کی ترغیب دیں۔"

اگر D اور D V.P.L.s.B,C کا احترام کرتا ہے اور رقم ادا کرتا ہے تو A پھر اس مضمون کا حقدار بن جاتا ہے جسے اس نے اپنے آرڈر فارم میں چنا تھا۔ وہ مضمون کمپنی کی طرف سے ایک کورنگ لیٹر کے ساتھ A کو بھیجا جاتا ہے۔ مذکورہ خط یوں ہے:-

" ہمیں یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے ہماری اسکیم کو ایک وقت میں سرکولیشن کیا ہے اور اس کے لیے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آج آپ کی درخواست کے مطابق ہم نے آپ کا مطلوبہ مضمون نمبر V.P..... کی طرف سے، روپے میں بیمہ شدہ پارسل بھیج دیا ہے۔ مضمون کی پیکنگ اور پوسٹل چارجز کی مد میں آپ اپنا مضمون روپیہ دے کر وصول کریں اور اپنی رائے کے بارے میں ہمیں خط لکھیں۔"

کمپنی کی جاری کردہ اسکیم کے مطابق، اگر بی، سی یا ڈی میں سے کوئی ایک وی پی ایل کا احترام نہیں کرتا ہے اور انہیں بھیجے گئے تین کوپن وصول کرنے سے انکار کرتا ہے، تو اے مضمون وصول کرنے کا اپنا حق کھودیتا ہے، حالانکہ دوسرے دو جنہوں نے وی پی ایل کا احترام کیا تھا، اگر وہ دوبارہ فروخت کرنے کے قابل ہیں تو ان کے نام پر ایک سیریز ہوگی، جیسے کہ بی 1، بی 2 اور بی 3، سی 1، سی 2 اور سی 3 وغیرہ اور دائرہ مکمل کریں۔ اس طرح بی اینڈ سی کا دعویٰ جاری رہے گا اور اگر کوئی وقفہ نہیں ہے تو دعویٰ ایک سلسلہ کے طور پر لامتناہی چلتا ہے۔

سال 1967-68 کے دوران، جواب دہندہ کمپنی کی جانب سے مذکورہ اسکیم کے تحت مختلف افراد اور صارفین کو فراہم کیے گئے سامان کی قیمت 136655.00 روپے تھی جبکہ ان اشیاء کی قیمت خرید 103709.25 روپے پائی گئی ہے۔ اسسنگ آفیسر نے موقف اختیار کیا کہ اس اسکیم میں حصہ لینے والے ہر فرد کو آرٹیکل کی فروخت کی گئی تھی اور اس طرح 1967-68 میں مختلف افراد کو فراہم کردہ اشیاء کی مالیت سے 136665.00 روپے کا ٹرن اور ہوا جو کہ واجب الادا تھا۔ ایکٹ کے دفعہ 3(1) کے تحت ٹیکس۔ اسسنگ آفیسر نے فارم A-1 میں ریٹرن فائل نہ کرنے پر ایکٹ کی دفعہ 12(3) کے تحت 6149 روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا۔ ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل۔ جواب دہندہ کا جائزہ لینے والا پھر مدراس میں ہائی کورٹ آف جوڈیکچر کے سامنے نظر ثانی کے لیے گیا۔ مدراس کی ہائی کورٹ نے یہ موقف اختیار کیا کہ کمپنی کی طرف سے آرٹیکل کی منتقلی صرف پیسے پر غور کرنے کے لیے نہیں تھی اور اس لیے اس کی فروخت بالکل نہیں ہوگی۔ نتیجتاً، ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا کہ چونکہ تعین کنندہ کی اسکیم میں شامل لین دین فروخت نہیں ہوتے ہیں، اس لیے ایکٹ کے دفعہ 3(i) کے تحت مبصر پر ٹیکس عائد کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے اور اس لیے، نظر ثانی کی اجازت دے دی، ایک طرف رکھ دی گئی۔ اسسنگ آفیسر، اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر اور ٹریبونل کا حکم جس کے خلاف یہ اپیلیں اور خصوصی اجازت کی درخواستیں متعلقہ اپیلوں کے احکامات کے طور پر دی گئی ہیں اور خصوصی چھٹی کی درخواستیں ہائی کورٹ کے T.C میں ریکارڈ کیے گئے احکامات اور نتائج پر مبنی ہیں۔ نمبر 154 آف 1971 (نظر ثانی نمبر 85) سری سری نو اس ایبلز سرکولیشن بمقابلہ ریاست تامل ناڈو، جو (1976) 38 S.T.C 359 میں بھی درج ہے۔

اپیل کنندہ ریاست کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر وکیل نے زور دے کر زور دیا کہ ریکارڈ پر پائے جانے والے حقائق کی روشنی میں متنازعہ لین دین سیلز آف گڈز ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت بیان قابل سیلز تھے اور اس لیے، اسسنگ آفیسر نے اسے درست

طریقے سے ایکٹ تو ضیعات کے تحت ٹیکس کے دائرے میں لایا تھا۔ یہ پیش کیا گیا کہ عدالت عالیہ کا یہ مؤقف درست نہیں تھا کہ گاہکوں کو منتقل ہونے والے سامان میں ٹائٹل مدعا علیہ اور ان کے گاہکوں کے درمیان کسی معاہدے یا فروخت کے تحت نہیں تھا اور سختی سے زور دیا کہ اسکیم کی مدت واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ سامان میں ٹائٹل مدعا علیہ اور ان کے گاہکوں کے درمیان فروخت کے معاہدے کے مطابق گاہکوں کو منتقل کیا گیا تھا اور لین دین مکمل طور پر سامان کی فروخت کے قانون کی دفعہ 4 کے تحت آتا ہے۔ اس کے برعکس، مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہونے والے علمی وکیل نے عدالت عالیہ کی طرف سے تفویض قابل وجوہات کی بنا پر اعتراض شدہ حکم کی حمایت کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ ٹیکس دہندہ کی اسکیم میں شامل لین دین ایکٹ کی دفعہ 3(i) کے تحت سیلز ٹیکس کے طور پر ٹیکس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

یہ کہا جاسکتا ہے کہ سامان کی فروخت کے قانون کے تحت فروخت کو تشکیل دینے کے لیے، یہ قائم کرنا ضروری ہے کہ فریقین کے درمیان سامان پر ملکیت کی منتقلی کے لیے ایک معاہدہ ہے اور اس طرح کے قرارداد کی حمایت رقم پر غور کے ذریعے کی جانی چاہیے اور لین دین کے نتیجے میں سامان، چیز یا جائیداد کو اصل میں خریدار کے پاس منتقل ہونا چاہیے۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت "فروخت" کے بیان محاورہ کو سامان کی فروخت ایکٹ کے تحت "سامان کی فروخت" کی تعریف کے حوالے سے سمجھنا ہوگا۔ لیکن اگر سامان کا ٹائٹل فریقین کے درمیان کسی معاہدے کے بغیر گزرتا ہے، تو ظاہر یا مضمحل ہے کہ کوئی فروخت نہیں ہے۔ اسی طرح، اگر منتقلی پر غور پیسہ نہیں ہے، بلکہ کچھ اور قیمتی غور ہے، تو یہ تبادلے یا تبادلہ کے مترادف ہو سکتا ہے لیکن ٹیکس کے مقاصد کے لیے قانون کے سخت معنوں میں فروخت نہیں ہے۔ لہذا، ہم اس بات کی جانچ کریں گے کہ آیا موجودہ معاملے کے حقائق اور حالات کے تحت، مدعا علیہ ٹیکس دہندہ کی طرف سے اس کی طرف سے جاری کردہ اسکیم کے تحت اپنے صارفین کو شے کی منتقلی اس شے کی قیمت کی ادائیگی کے خلاف فروخت کے مترادف ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، اس فیصلے کے مذکورہ بالا پیرا میں، کمپنی کا کوپن گاہک اے کو 5 روپے کی ادائیگی پر فروخت کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد، گاہک اے کو 16 روپے میں تین کوپن ملتے ہیں جنہیں وہ تین افراد کو 5 روپے میں فروخت کرتا ہے اور اس طرح موصول ہونے والی رقم کو خود استعمال کرتا ہے۔ جب تین فریقوں میں سے ہر ایک جسے کوپن اے کے ذریعے فروخت کیے جاتے ہیں، اپنے کوپن کو دوسروں یعنی بی، سی اور ڈی کو مزید فروخت کرتے ہیں، تو ایک چکر مکمل ہو جاتا ہے اور گاہک اے کو اپنی پسند کا مضمون موصول ہوتا ہے جیسا کہ اس نے کمپنی سے کوپن میں ذکر کیا ہے۔ اس عمل میں، جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، کمپنی اپنے گاہک اے کو ایک خط بھیجتی ہے جس میں اسے مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ تین آرڈر فارم تین اراکین کو بیچ دے اور وہ رقم خود لے لے۔ صرف یہی نہیں، ایسی کمپنی کسٹمر اے کو طباعت شدہ شکل میں ایک خط بھیجتی ہے جس میں اس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور یہ کہ انہیں تین اصل آرڈر فارم اور خط موصول ہوئے ہیں، جس میں مزید کہا گیا ہے کہ جیسے ہی V.P.Ls کو 16 روپے ادا کر کے کلیئر کر دیا جائے گا، وہ رجسٹرڈ پارسل کے ذریعے مطلوبہ چیز اسے بھیجیں گے۔ اس کے بعد، کمپنی بالآخر اپنی پسند کا سامان گاہک اے کو ایک کوریٹر کے ساتھ بھیجتی ہے جس میں اسے مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ بیان کردہ رقم ادا کر کے سامان وصول کرے۔ ان حقائق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کسی مخصوص شکل میں اشیا کی فروخت اور خریداری کا باضابطہ معاہدہ نہ ہو، لیکن اس طرح کے معاہدے کو فریقین کے درمیان خط و کتابت اور بات چیت سے بیان کیا جاسکتا ہے۔ موجودہ صورت میں فریقین کے درمیان ایک مضمحل معاہدہ اس وقت لکھا جاتا ہے جب کمپنی ادائیگی کے خلاف کوپن (زبانیں) پیش کرتی ہے اور پسند کا مضمون بالآخر گاہک کو قیمت کی ادائیگی کے لیے بھیجا جاتا ہے جسے گاہک قبول کرتا ہے۔ اس طرح

پیشکش اور قبولیت ہوتی ہے۔ اگر پوری اسکیم کے مندرجات، جیسا کہ اوپر پیش کیا گیا ہے، پر باریکی سے غور کیا جائے تو یہ کافی حد تک فروخت کے مترادف ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ فروخت کی تمام صفات، خصوصیات اور تقاضے لین دین میں موجود ہوتے ہیں۔ درحقیقت ٹرانزیکشن کو کمپنی نے اپنے سامان کی فروخت کے لیے ایک سرکٹ طریقہ اپنا کر اس طرح ڈیزائن اور تیار کیا ہے جو کہ فروخت کے سوا کچھ نہیں ہے، اور یہ ایکٹ کے تحت تشخیص کے لیے ذمہ دار ہے۔ اس نظریے کو اس حقیقت سے مزید تقویت ملتی ہے کہ متعلقہ تشخیصی سال کے دوران مدعا علیہ کمپنی نے اپنے مختلف صارفین کو 1,36,665.00 روپے، کی قیمت کی اسکیم کے تحت مضامین بھیجے، جنہیں مدعا علیہ کمپنی نے 1,03709.25 روپے، کی رقم میں خریدا تھا اور اس طرح اس نے 32955.75 روپے، کا منافع کمایا۔ مدعا علیہ کے ذریعے اس طرح چلایا جانے والا کاروبار ٹیکس کی ادائیگی سے بچنے کے لیے سرکٹس ڈیوائس کو اپنا کر فروخت سے منافع کمانے کے مقصد سے ہے۔ ہماری قابل غور رائے میں، عدالت عالیہ، اس لیے، یہ نظریہ اختیار کرنے میں جائز نہیں تھی کہ یہ ٹیکس کے قابل فروخت لین دین نہیں تھا۔

نتیجتاً، ہم عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کیے گئے متنازعہ احکامات کو کالعدم قرار دے کر اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں اور اسسمنٹ آفیسرز اور سیلز ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے حکم کو بحال کرتے ہیں۔ لیکن کیس کے حقائق اور حالات میں، ہم اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیتے ہیں۔

وی۔ ایس۔ ایس

اپیلوں کی اجازت ہے۔